فروری ۲۰۲۴

النداء

النذیر

تبلیغی انقلاب

میں تیری تبلیغ کو زمین
کے کناروں تک پہنچاؤں گا

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا

ممبران رسالہ النداء

فہرست مضامین

اگر آپ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے رسالہ النداء میں کوئی مضمون یا اپنی کوئی نظم بھجوانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل ای میل پر ہم سے رابطہ کریں۔

ISHAAT@KHUDDAM.CA

النداء
مجلہ النداء
تبلیغ
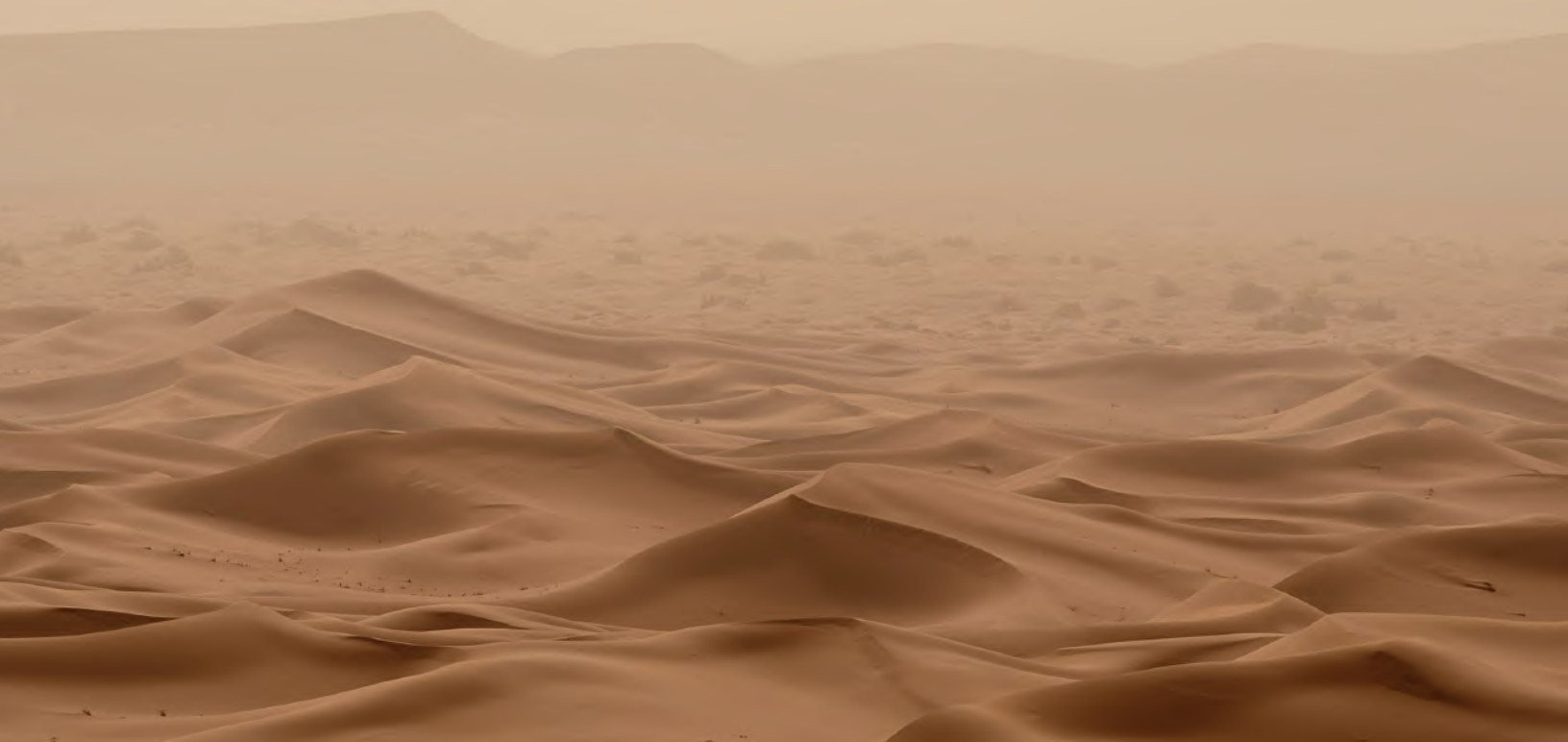
قال اللہ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

النحل 126

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وعن سهل بن سعد-رضى الله عنه-أَن رَسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي-رضى الله عنه:

فَوَاللَّهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دیدے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔

صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کلام الامام امام الکلام

اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اللھم صل و سلم و بارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ و غمہ وحزنہ لھٰذہ الا مۃ و انزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 11

دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں عوام، متوسط درجے کے، اُمراء۔ عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لیے اُن کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اُمراء کے لیے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور اُن کا تکبّر اور تعلّی اور بھی سدِّراہ ہوتی ہے۔ اس لیے اُن کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اُن کے طرز کے موافق اُن سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو قَلَّ وَ دَلَّ۔ مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لیے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبّر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لیے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا۔

ملفوظات جلد سوم، ایڈیشن 2022، صفحہ 20

دلائل کے ساتھ اسلام کی خوبیاں بتانا اور اسلام کی تبلیغ کرنا اصل جہاد ہے

دلائل کے ساتھ اسلام کی خوبیاں بتانا اور اسلام کی تبلیغ کرنا اصل جہاد ہے۔ اور ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائے۔ یقیناً اس کی وجہ سے قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ لیکن یہ قربانیاں ہی ہیں جن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی چوٹی جہاد کو قرار دیا ہے۔ اور اس نیکی میں ہر احمدی کو ایک دوسرے سے بڑھنے کی خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے عملوں کو بھی درست کریں کہ اسے دیکھ کر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں اور پھر تبلیغ کے میدان میں کود جائیں۔ آپ کی وطن سے محبت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں بتائیں، اس کی خوبیاں بتائیں۔ آئندہ انسانیت کی بقا بھی اسی میں ہے کہ دنیا ایک خدا کو ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ پس اس چوٹی کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرے۔ ورنہ ہمارا یہ دعویٰ غلط ہو گا کہ ہم ہر میدان میں نیکیوں میں آگے بڑھنے والے لوگ ہیں اور یہ ہمارا مطمح نظر ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۳/مئی ۲۰۰۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”ہر احمدی بلا استثناء (داعی الی اللہ) بنے۔ وہ وقت گزر گیا کہ جب چند (داعیان الی اللہ) پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی (داعی الیٰ اللہ) بننا پڑے گا۔ بوڑھوں کو بھی داعی اللہ بننا پڑے گا، یہاں تک کہ بستر میں لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی داعی اللہ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں وہ دعاؤں کے ذریعے ہی دعوت الی اللہ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں“

خطبہ جمعہ 4 مارچ 1983

آج کے معاشرے میں تبلیغ کیسے کی جا سکتی ہے

از تحریر مکرم نوفل احمد بھٹی (ویسٹ کینیڈا)

دنیا میں بہت سی مختلف معاشرتی، سیاسی، اور معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ جدید زمانے میں جنگ، فساد، ظلم، بے امنی، اور طبائی آفات کی بڑھتی ہوئی تعداد دن بہ دن امت کو پریشانیوں میں مبتلا کر رہی ہے۔ انسانیت کو انسانیت سے بے ربط عملوں سے دوچار کر دیا گیا ہے۔ اس حالت میں اسلامی تعلیمات کا فروغ بہت اہم ہے۔ اسلام انسانیت، امن، محبت، اخلاقیت، اور انصاف کی بنیادوں پر قائم ہے۔ ویب سائٹس، ویب بلاگز، یوٹیوب چینلز، اور فیس بک پیجز کے ذریعے مختلف اسلامی تعلیمات کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی، سوشل میڈیا پر بھی اہمیتیں دی جا سکتی ہیں۔ ٹویٹر، انسٹاگرام، اور ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے مختلف پیغامات کو وسیع شعبوں میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ دیگر طریق میں دینی گروپس اور مساجد کے اجتماعات بھی شامل ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث کے دروس، مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال، اور دعوتی محفلیں ان اجتماعات کا حصہ ہیں۔ سیمینارز بھی ایک اہم طریقہ ہیں تبلیغ کا۔ مختلف موضوعات پر خصوصی سیمینارز کا انتظام کیا جا سکتا ہے جو لوگوں کو ایک دلچسپ اور معلوماتی ماحول فراہم کرتے ہیں۔ تبلیغ کرنے والے کو اپنے اخلاق پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ ان کی باتیں اور اعمال ان کی تبلیغ کا ایک اہم حصہ ہوتے ہیں۔ آخر میں، تبلیغ کرنے والے کو صحیح علم اور تجربے کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ ان کو درست علم حاصل کرکے اور اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ معاشرت میں انصاف، محبت، امن، اور اخلاقیت کو فروغ دینے کیلئے ہمیں تبلیغ کا عمل جاری رکھنا چاہئے۔ اس طرح، ہم ایک بہتر اور خوشحال معاشرت کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرماتے ہیں۔

اس وقت مَیں چونکہ تبلیغ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اس لئے اس حوالے سے مَیں ہر عہدیدار کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے سیکرٹریان تبلیغ سے اس تجویز پر جماعتوں میں عمل درآمد کروانے کے لئے مکمل تعاون کریں۔ خود اس کا حصہ بن کر افراد جماعت کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔ کوئی بھی عہدیدار ہو کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے اور اگر عہدیدار حصہ لے رہے ہوں تو افراد جماعت کے سامنے نمونے قائم ہو رہے ہوں گے اور بہت سے احمدی ایسے ہوں گے جو بغیر کہے، بغیر خاص توجہ دلائے خود بخود ان نمونوں کو دیکھ کر اس لائحہ عمل کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش میں شامل ہو جائیں گے۔ بعض سیکرٹریان کے پاس ویسے بھی اپنے شعبہ کا اتنا کام نہیں ہوتا۔ وہ زیادہ وقت بھی دے سکتے ہیں۔ صرف نیت اور ارادے کی ضرورت ہے۔ بہرحال نیشنل سیکرٹری تبلیغ کا کام ہے کہ جو لائحہ عمل بھی بنایا گیا ہے یہ ہر مقامی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تک پہنچنا چاہئے اور پھر اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اس لائحہ عمل کا افراد جماعت سے متعلقہ حصہ جو ہے اور جو حصہ انتظامی نہیں ہے بلکہ افراد جماعت سے تعلق رکھتا ہے وہ وہاں کی جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے (النحل:126) اس میں اللہ تعالیٰ نے جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسے سمجھیں اور اس کے مطابق ہر سیکرٹری تبلیغ عمل کرے۔ ہر عہدیدار عمل کرے۔ داعیانِ خصوصی عمل کریں۔ داعیانِ خصوصی کا مَیں نے خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ ہم باقی افراد جماعت کی نسبت زیادہ وقت تبلیغ کے لئے دیں گے۔ وہ اگر اپنا وقت بھی دیں اور علم بھی ہو لیکن ان باتوں کی طرف توجہ نہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں تو پھر اس میں وہ برکت نہیں پڑ سکتی، بہتر نتائج نہیں نکالے جا سکتے جو نکل سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں سب سے پہلے حکمت ہے۔ پھر موعظۃ الحسنہ ہے۔ یعنی اچھی نصیحت۔ پھر فرمایا بحث میں ایسی دلیل استعمال کرو جو بہترین ہو۔ آجکل

کے نام نہاد علماء نے اور دہشتگر دگروہوں اور تنظیموں نے اپنے جنونی پن اور بغیر حکمت، عقل اور بے دلیل باتوں سے اسلام کو اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ غیر مسلم دنیا سمجھتی ہے کہ اسلام حکمت سے عاری اور دلائل سے عاری مذہب ہے اور بے عقلوں اور بیوقوفوں کا مذہب ہے۔ نعوذ باللہ۔ اور صرف شدت پسندی ہی اس کی تعلیم ہے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ کرنی اور تبلیغی رابطے کرنے ہر احمدی کی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ پس اس اہمیت کو سب سے پہلے تو ہر سطح کے عہدیداروں کو سمجھنا چاہئے۔ گزشتہ ایک دو سال میں ان شدت پسندوں اور بعض علماء کے عمل نے اسلام کو اتنا بدنام کر دیا ہے اور اس پر میڈیا نے بھی ان باتوں کو اتنا اچھالا ہے کہ گزشتہ دنوں یہاں ایک سروے ہوا جس میں اسلام کے شدت پسند اور ظالم مذہب ہونے اور مسلمانوں کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو اکثریت نے یہی جواب دیا کہ اسلام بڑا شدت پسند مذہب ہے اور مسلمان ناپسندیدہ لوگ ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ملک میں مسلمان رہیں اور ملک کے لئے یہ لوگ نقصان دہ ہیں۔ جبکہ چند سال پہلے یہ سروے ہوا تھا تو اس کے نتائج بالکل الٹ تھے اور اکثریت اُس وقت مسلمانوں کو اچھا سمجھتی تھی۔ پس ایسے حالات میں ہمیں اندازہ ہو جانا چاہئے کہ کس قدر محنت کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تبلیغ کرنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 8/ستمبر 2017ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بگڑتے معاشرے میں اسلام کی تعلیم کو روشن رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے، اور تبلیغ اسلام کے ذریعہ وہ لوگ بھٹکے ہوئے ہیں، ہدایت پانے والے ہوں آمین۔

جو شخص کسی ہدایت کی طرف بلائے اس شخص کو تمام ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے۔ (مسلم)

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

۱۰۰۰ قصبوں میں تبلیغی دورہ جات

— رپورٹ —

خدام الاحمدیہ کے نوجوان **‘Explore Islam’** کی تحریک کے تحت کینیڈا کے **1000** سے زیادہ شہروں میں تبلیغ اسلام احمدیت کے سلسلہ میں سفر کر رہے ہیں۔

کینیڈا کا مذہبی منظر مسلسل بدل رہا ہے۔ جیسے جیسے ملک و قوم کے عالمی سطح پر تعلقات مضبوط ہوتے جا رہے ہیں، ویسے ہی لوگوں کا روحانیت سے تعلق کم ہو رہا ہے۔ جہاں ہم ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا اور معاشرے کی روز بروز ترقی کا مشاہدہ کر رہے ہیں، وہیں ہم مذہبی اور روحانی ترقی میں الٹا زوال پاتے ہیں۔

ایک حالیہ سروے بانام، ‘The Canadian Census: A rich portrait of country’s religious and ethnocultural diversity’ جو ہر دس سال بعد ہوتا ہے، کینیڈا میں مذہب کے متعلق کچھ دلچسپ معلومات فراہم کی ہے۔

کینیڈا میں جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان، سکھ یا ہندو مانتے ہیں، ان کی تعداد پچھلے بیس سالوں میں دو گناہ سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ 2001 سے 2021 کے درمیان کینیڈا میں مسلمانوں کی تعداد 2% سے بڑھ کر 4.9% ہو گئی ہے، جو کہ پھر اسلام کو کینیڈا میں فیصد کے مطابق سب سے تیز بڑھنے والا مذہب بنا دیتا ہے۔ کینیڈا میں 2021 میں 1 کرور 93 لاکھ لوگوں نے اپنا تعلق عیسائی مذہب سے بتایا، اور یہ لوگ کینیڈا کی آبادی کے آدھے سے تھوڑے سے زیادہ تعداد کی نمائندگی کرتے ہیں۔

تاہم، یہ شمارہ 2011 کے %67.3 اور 2001 کے %77.1 سے کم ہے۔ اس سروے میں تقریبا 1 کروڑ 6 لاکھ لوگوں نے، جو کینیڈا کی ایک تہائی آبادی سے زیادہ ہے، اپنے آپ کو کسی بھی مذہب سے منسلک نہیں کیا۔ یہ تعداد 20 سالوں میں دو گناہ سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ان لوگوں کی تعداد کینیڈا میں 2001 میں 16.4٪ تھی اور 2021 میں 34.6٪ ہو گئی ہے۔

کینیڈا کے لوگوں میں مذہب سے منسلک نہ ہونے کے اس حیران کن اضافہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کینیڈا ابھر کے احمدی مسلمان نوجوانوں نے Explore Islam کی مہم کا آغاز کیا ہے، تاکہ لوگوں کو اسلام کی تعلیمات کے متعلق آگاہ کریں۔

اس ملک گیر مہم کا مقصد اسلام کے مذہب کو کینیڈا کی عوام کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور یہ مقصد کینیڈا کے 1000 سے زائد شہروں اور گاؤں میں جاکر تبلیغ کرنے سے ہی حاصل ہو گا، انشا اللہ۔

بریڈفورڈ ویسٹ

چونکہ مسلم نوجوان دور دراز کے شہروں میں جارہے ہیں، یہ اعداد و شمار مختلف قصبوں میں ہونے والی بات چیت سے ہم آہنگ ثابت ہوئے ہیں۔ کافی کینیڈا کے لوگوں نے مختلف Open Houses اور دوسرے پروگراموں میں شرکت کی ہے اور اسلام اور اسلام کی تعلیمات میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک، یہ مہم لوگوں کو حقیقی اسلام اور اس کے امن اور سکون کی زندگی کی طرف لے جانے کے متعلق آگاہی پیدا کرنے کی منزلیں طے کر رہی ہے۔

اس مہم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ کینیڈا کے دور دراز علاقوں کے لوگوں کو مسلمانوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔ اور اسلام کے متعلق سوال براہ راست مسلمانوں سے کر سکیں گے۔

اس سفر کے ذریعہ خدام مقامی باشندوں سے دوطرفہ مکالمہ میں حصہ لیں گے، تاکہ تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے کینیڈا کے لوگوں کی ثقافتوں اور نقطہ نظر کے بارہ میں جان سکیں۔ ابھی تک، خدام پچھلے چند ہفتوں میں 60 سے زیادہ علاقوں کا سفر کر چکے ہیں۔ کینیڈا کے لوگ بہت دوستانہ فطرت کے مالک ہیں اور اس کی وجہ سے خداموں کو شہریوں کے ساتھ دلچسپ بات چیت کرنے کا موقع ملتا ہے۔

یہ مہم اسلامی تعلیمات کو ان لوگوں کے لیے جو اس کی خوبصورتی سے لاعلم ہیں ایسے رنگ میں پیش کر رہی ہے کہ ان کے لیے اس کو سمجھنا بہت آسان ہے۔ نئے واقعات، مضامین، اسلام کے متعلق عام طور پر پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب، اور بہت سا نیا مواد exploreislam.ca پر روزانہ کی بنیاد پر ڈالا جارہا ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، طاہر احمد صاحب، کہتے ہیں کہ 'کینیڈا کے سب سے بڑے مسلم یوتھ گروپ ہونے کے طور پر ہمارا یہ مقصد ہے کہ ہم اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیمات کا مظاہرہ کریں۔ اس ملک گیر مہم کے ذریعہ سے ہم کینیڈا کے لوگوں کو مسلمانوں سے براہ راست ملنے اور اسلام کے مذہب کو جاننے کا موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں'۔

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

BAITUR RAHMAT MOSQUE

www.exploreislam.ca

از تحریر مکرم عدیل احمد (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا)

عمل کے ذریعہ تبلیغ

میرے پیارے خدام بھائیو!

اگر دیکھا جائے تو تبلیغ کے لئے آپ کے عمل اور اخلاق ایک بہترین چیز ہے۔ ایک داعی الی اللہ کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے اخلاق کا جائزہ لے اور جہاں کہیں بھی کوئی کمی نظر آتی ہے اس کو پورا کرے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (حم سجدہ:۳۴)

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ آیت جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے اس کا مطلب ہے کہ جو بلانے والا ہے جو انسان کو اس کے رب کی طرف بلا رہا ہے اس کا دل و دماغ اور اس کا عمل اس کی تائید کر رہا ہو جو وہ کہتا ہے اپنی نفسانی خواہشات کی طرف یا شیطانی خواہشات کی طرف نہیں بلا رہا اور یہی تبلیغ کی پہلی شرط ہے اس آیت میں جہاں تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے وہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا عمل آپ کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے اور بہترین خلق سے خاموش تبلیغ، تبلیغ کا ایک بہترین موقع ہے۔

پیارے دوستوں! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن سے بڑھ کر کوئی مبلغ نہیں اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ کی زندگی پر غور کریں آپ کے ماننے والوں میں سے کئی ایسے تھے جو آپ کے اخلاق کو دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی سرگرمیوں میں آپؐ کے حسنِ سلوک اور حسنِ تدبیر کو بھی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ آپؐ کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر بعض اوقات پتھر دل موم بن کر آستانہ الٰہی پر پگھل جاتے اور اکڑی ہوئی گردنیں ربِّ کریم کے حضور سرنگوں ہو جاتیں۔ اشد ترین دشمن ایسے دوست بن جاتے کہ ان سے بڑھ کر کوئی دوست نہ ہو۔

”فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن ابو جہل کے قتل کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ یہ جنگی مجرم تھا اس لئے قتل کا حکم دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اور ان کا والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے میں سب سے زیادہ شدت اختیار کرنے والے تھے۔ جب عکرمہ کو یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دے دیا ہے تو وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی بیوی جو اس کی چچازاد بہن تھی اور حارث بن ہشام کی بیٹی تھی اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے گئی۔ اس نے اسے ساحلِ سمندر پر کشتی پر سوار ہونے کا منتظر پایا۔ انتظار میں کھڑا تھا کہ کشتی آئے تو مَیں یہاں سے سوار ہو کر جاؤں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عکرمہؓ کو اس کی بیوی نے کشتی میں سوار پایا اور اسے اس مکالمے کے بعد واپس لے آئی کہ اے میرے چچازاد! مَیں تیرے پاس سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے، سب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والے اور لوگوں میں سے سب سے بہتر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے آئی ہوں۔ تم اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔ مَیں نے تمہارے لئے امان طلب کر لی ہے۔ واپس آجاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں معاف کر دیں گے۔ کچھ نہیں کہا جائے گا۔ عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ واپس آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے

مجھے امان دے دی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ درست کہتی ہے۔ آپ کو امان دی گئی ہے۔ اس بات کا سننا تھا کہ عکرمہ نے کہا۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ پھر عکرمہ نے شرم کے باعث اپنا سر جھکا لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکرمہ! ہر وہ چیز جو میری قدرت میں ہے اگر تم اس میں سے کچھ مجھ سے مانگو تو مَیں تم کو عطا کر دوں گا۔ عکرمہؓ نے کہا۔ مجھے میری وہ تمام زیادتیاں معاف کر دیں جو مَیں آپؐ سے کرتا رہا ہوں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعِکْرَمَۃَ کُلَّ عَدَاوَۃٍ عَادَانِیْھَا اَوْ مَنْطِقٍ تَکَلَّمَ بِہٖ۔ کہ اے اللہ! عکرمہ کو ہر وہ زیادتی جو وہ مجھ سے کرتا رہا ہے بخش دے۔ یا آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکرمہ میرے بارہ میں جو بھی کہتا رہا ہے وہ اس کو بخش دے“

(السیرۃ الحلبیۃ لعلامہ ابوالفرج نورالدین۔ ذکر فتح مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ جلد 3 صفحہ 132 مطبوعہ بیروت 2002)

میرے بھائیوں اب اس سے زیادہ حسن خلق اور معافی کی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ آپ کا جانی دشمن آپ کے اس عمل سے نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ ایک عظیم مجاہد بھی بنا یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک کا نتیجہ ہے۔

عمل اور اخلاق کے ساتھ دوران تبلیغ جب بھی کسی سے بات ہو تو کوشش ہو کے نرم اور پاک زبان کا استعمال کرے اس کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا“۔ ”اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے“ فرمایا کہ ”بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی“۔ کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔ ”فرمایا“ اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل:126) پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔“ اس وقت بعض دفعہ یہ سختی بھی کرنی پڑتی ہے تو وہ بھی اس آیت کے نیچے ہی آتا ہے اور حکمت عملی کے طور پر اسے استعمال کیا گیا کہ ایسی بات کرو جو صحیح ہو، موقع کی مناسبت سے ہو اور اس سے اس وقت مخالف کو اس طرز کا جواب دینا ہی ضروری ہو اس لئے بعض دفعہ سختی بھی ہو جاتی ہے لیکن عموماً نرمی ہی دکھائی ہے۔ فرمایا کہ اس آیت پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی“ اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ، سرور کائنات، فخر موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پُرشر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقص امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔“

(البلاغ، (فریاد درد) روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 385)

لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ پس ان نمونوں پر چلنا ان کی طرف توجہ دینا آج کے مسلمانوں کا بھی فرض ہے۔ کاش کہ ان کو سمجھ آ جائے۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے جب تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے تو ساتھ ہی تبلیغ کرنے والوں کو عملی حالت کی درستی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ فرمایا۔ وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (حٰمٓ السجدۃ:34)۔ اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے۔ اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہترین بات جو تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے۔ باقی تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو ذرائع میسر ہیں انہیں کام میں لاؤ اور جب موقع ملے، ان بہترین لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے اپنے عمل کی طرف بھی توجہ رکھو۔ وہ نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ قرآنِ کریم میں سینکڑوں ایسے احکامات ہیں۔ بعض

حکم ہیں جن کے کرنے کا ایک مومن کو حکم ہے۔ بعض باتیں ہیں جن کو نہ کرنے کا ایک مومن کو حکم ہے۔ تو جب ایک انسان ان چیزوں کے کرنے سے رکتا ہے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اور ان چیزوں کو بجا لانے کی کوشش کرتا ہے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو یہ اعمالِ صالحہ ہیں۔ اب اگر ہم جائزہ لیں تو بہت سی باتیں نیکی کی ایسی ہیں روزمرہ کے گھریلو معاملات میں بھی، معاشرے کے معاملات میں بھی، جماعتی طور پر نظام کی پابندی کرنے کے بارے میں بھی اور عبادات بجالانے میں بھی جو ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تو ایک داعی الی اللہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی ایک شرط اور بہت اہم شرط اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ نیک اعمال بجالانے والا ہو۔ اپنے نیک عمل ہوں گے تو تب ہی دوسروں کو بھی نیکی کی طرف بلایا جا سکتا ہے۔ دوسرے کو بھی کہا جا سکتا ہے کہ آؤ مَیں تمہیں دکھاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک فرستادہ نے، ایک شخص نے جو اس زمانے کی اصلاح کے لئے آیا ہے، مجھے ایسے راستے بتائے ہیں جن پر چل کر مَیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بن گیا ہوں یا اس طرف چل کے مَیں بہت لحاظ سے، ایک حد تک اپنے دل میں سکون اور چین پاتا ہوں اور اس طرف میرے ترقی کے قدم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی طرف مَیں اس تعلیم کی وجہ سے متوجہ ہوا ہوں۔ آؤ تم بھی میری باتیں سنو۔ جس طرح مَیں فرمانبردار بننے کی کوشش کر رہا ہوں، تم بھی اس دین کی طرف آؤ اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کی کوشش کرو۔"

(خطبہ جمعہ 9/ اپریل 2010ء)

اللہ ہمیں اپنے راہ پر چلنے کی اور ہمیں احسن رنگ پر تبلیغ کرنے کی اور اپنے اخلاق بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

"تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا احمدی سینوں میں یہ لو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس کو بجھنے نہیں دینا، تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔"

(خطبات طاہر جلد 2، صفحہ 422)

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کی تبلیغی کاوش

از محترم منصور عزیز م مربی سلسلہ احمدیہ کینیڈا (ترجمہ انگریزی مضمون)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ (1872-1957)

حضرت مسیح موعودؑ کے صف اول کے صحابیوں میں سے تھے اور تبلیغ کے میدان میں ایک چمپئن تھے۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بابرکت زندگی میں انہیں متعدد طریقوں سے اسلام احمدیت کے پیغام کی خدمت اور تبلیغ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں مغرب میں حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو قائم کرنے کے لیے بیرون ملک بھیجے گئے تھے۔

برطانیہ کا سفر

خلافت کی رہنمائی میں 10 مارچ 1917ء کو حضرت مفتی صادق صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر پہنچانے اور اسلام احمدیت

MOSLEMS CELEBRATE FEAST OF ID-UL-FILTR.

Left to right: Kaliel Bizzy, Mufti Mohammed Sadiq and Hussien Karoub. These three Moslem shieks were central figures in the parade celebrating the opening of the new Mohammedan mosque. Dr. Sadiq, because of his higher rank, was entitled to wear green canonicals, while the others wore white. In the inset is the smallest Mohammedan in the parade. His a Bedouin and was garbed in native costume.

Mohammedanism had its day in Highland Park Tuesday. From early in the morning, when several hundred of the faithful knelt in prayer on rugs spread upon the mud floor of the incompleted mosque at 241 Victor avenue, until the middle of the afternoon, when the parade of Moslems disbanded, the day was one round of festivity.

prayer service, which did not differ materially in form from a Christian church service, except that the members of the congregation removed their shoes before entering the presence of the altar. The building was so far from completion that the cement had not yet been laid on the basement floor, but linoleum and rugs were spread upon the wet dirt, and a temporary altar was erected.

کی خوبصورت تعلیمات مغرب کو پیش کرنے کے لیے انگلستان کا سفر شروع کیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریباً ڈھائی سال انگلستان میں گزارے اور اپنے قیام کے دوران بہت سے کتابچے شائع کیے۔ آپ نے کنگ جارج پنجم اور ملکہ برطانیہ، سکریٹری آف اسٹیٹ، لارڈ مونٹیگو، برطانوی وزیر اعظم، لندن کے لارڈ میئر اور شہزادہ سمیت اہم شخصیات کو اسلام احمدیت، وفات مسیح اور مسیح کی آمد کا پیغام سنایا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے لندن کے ہائیڈ پارک، سینٹرل ہال، مشن ہاؤس اور مختلف گرجاگھروں میں عوامی تقریریں کیں۔ دینی علم میں ان کی خدمات پر انہیں اعزازی ڈگریاں اور ڈپلومے سے بھی نوازا گیا۔

انہوں نے عیسائی مبلغین سے مباحثات بھی کئے اور ہر ممکن طریقے سے گرجاگھروں میں قرآن پاک کا پیغام پہنچانے کے منصوبے بنائے۔ اس دوران حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے تبلیغ سے تقریباً ایک سو نفیس ارواح احمدیت میں داخل ہوئیں۔

امریکہ میں ایک مشن کا قیام

حضرت مفتی صاحب اپنے پیارے امام کے ارشاد کے مطابق انگلستان کی زمین کو خیرباد کہتے ہوئے 26 جنوری 1920ء کو بعزم امریکہ لندن سے روانہ ہوئے۔ دعوت الی اللہ کے شوق اور جذبے سے سرشار حضرت مفتی محمد صادق صاحب سفر میں بھی مسلسل موقع محل کے مطابق دعوت الی اللہ کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ دوران سفر آپ کے ذریعے 5 چینی

باشندے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ (الفضل 26 اپریل 1920ء)

جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب فلاڈیلفیا کے ساحل پر پہنچے تو افسران محکمہ امیگریشن نے آپ کا امریکہ کا داخلہ اس بنیاد پر روک دیا کہ وہ اس سرزمین پر تبلیغ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ تمام حالات کا مقابلہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو دعا کے لیے خط لکھا۔ حضور نے سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ”ہم امریکہ میں داخل ہوں گے۔ اور ضرور داخل ہونگے ...... مجھے خدا تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ مفتی صاحب امریکہ میں ضرور داخل ہوں گے۔“

```
Prohibited Zone, Natives of

54,353-11    San Francisco - Abdulla Khan & Gujar Singh
54,356-41    Seattle - Cabel Singh
54,775-16    Phila - Mufti Mohammed Sadiq    6-18-20 B
```

(الفضل 18 دسمبر 1923ء)

حضرت مفتی صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے یہاں فلاڈیلفیا میں نظر بند ہونے کے دوران دیگر قیدیوں کو تبلیغ شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان لوگوں نے ایک ایک کر کے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا اور بالآخر دو ماہ کے اندر ان میں سے 15 نے اسلام قبول کر لیا۔ اس صورتحال کو دیکھ کر امیگریشن افسر پریشان ہوا کہ اگر مفتی صاحب زیادہ دیر وہاں رہے تو سب اسلام قبول کر لیں گے۔ چنانچہ اس نے خود ہی افسران کو ٹیلی گرام بھیجا کہ وہ جلد فیصلہ کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پیشگوئی کے مطابق مفتی صاحب امریکہ میں داخل ہوئے۔ اس دوران بھی بہت سے اخبارات بشمول عوامی مذاہب نے احمدیہ مسلمانوں کے عقائد اور ان کی آمد کے اغراض و مقاصد پر رپورٹیں شائع کرنا شروع کر دی تھیں۔

نیویارک میں تبلیغی کوششیں

فلاڈیلفیا میں تقریباً دو ماہ کی تبلیغ کے بعد جب وہ کاؤنٹی میں داخل نہیں ہو سکے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی تبلیغ کے افق کو وسعت دینے کے لیے نیویارک تشریف لے گئے۔

وہاں آپ نے ایک کمرہ کرائے پر لیا لیکن کچھ عیسائی مبلغین کی شکایت کی وجہ سے مالک مکان نے اسے خالی کرنے کا نوٹس دیا۔ آپ نے ایک اور جگہ تلاش کی اور تبلیغ کا ”جہاد“ جاری رکھا۔

امریکہ میں پہلی مسجد کا قیام

امریکہ میں قیام کے ساڑھے تین سال کے اندر آپ امریکہ میں احمدیہ مسلم جماعت کا مشن قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ڈیٹرائٹ میں پہلی مسجد قائم کی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی دعاؤں اور کوششوں کے نتیجہ میں ایک مخلص جماعت قائم ہونے لگی۔

تبلیغ کے لئے آواز (Voice for Tabligh)

جولائی 1921ء میں امریکہ سے پہلا دینی رسالہ جاری کیا گیا۔ ابتدا میں یہ سہ ماہی تھا۔ اس رسالے کے اجراء کے ساتھ حضرت مفتی صاحب کی کسی قدر دُعائیں شامل تھیں اس کا اندازہ لگائیے، لکھتے ہیں:

”جب میں لندن سے امریکہ بھیجا گیا تو میں نے تین دعائیں کیں ایک مخلص جماعت نو مسلموں کی مجھے عطا ہو۔ ایک بیت الذکر بنانے کی توفیق ہو۔ ایک رسالہ جاری کرنے کے سامان مہیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود سخت مشکلات کے تینوں دعائیں قبول ہوئیں۔ مخلص جماعت پہلے ہی سال مل گئی رسالہ دوسرے سال جاری ہو گیا اور بیت الذکر اور مکان تیسرے سال تیار ہو گئے۔“

(تحدیث بالنعمۃ ص 10)

اس کا پہلا سہ ماہی پرچہ جولائی 1921ء میں تین ہزار کی تعداد میں چھپا جو مفت تقسیم کیا گیا۔

خاموش تبلیغ

آپ چلتے پھرتے داعی اللہ تھے۔ آپ کا لباس مختلف ہونے کی وجہ سے توجہ کا جاذب بنتا۔ شِکاگو کا واقعہ ہے ایک دفعہ آپ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک بچی نے اپنی والدہ سے کہا:

"Look! Look! Mother, Jesus Christ has come"

"امی! دیکھئے یسوع مسیح آگئے ہیں"

اس کی والدہ سے گفتگو میں آپ نے رُخ اپنے مرشد حضرت احمدؑ کی طرف موڑا اور اُسے سمجھایا کہ دیکھئے اگر ایک غلامِ احمدؑ اس قدر خدا نما نظر آتا ہے تو خود احمدؑ کیسے ہوں گے۔

(حضرت محمد صادق عفی اللہ تعالیٰ عنہ، صفحہ 213-212)

لیکچرز اور محفل سوال وجواب کے ذریعے تبلیغ

ہر اتوار کی سہ پہر تین بجے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا باقاعدہ اجلاس ہوتا تھا جس میں مخصوص موضوعات پر آپ لیکچر دیا کرتے تھے

The Detroit Free Press

METROPOLITAN SECTION

EASTERN HIGH GIRLS LEARN USE OF RIFLE, PASS BOYS' RECORDS

FAMILY DOCTOR NOW SPECIALIST

DETROIT GIRL MARKSMEN WHO EXCEL THEIR BROTHERS

MOSLEM MUFTI SEEKS TO MAKE DETROIT ISLAM

WILL JAPANESE GOBBLE CHINA?

A SPOKESMAN FOR ISLAM.

Dr. Mufti Muhammad Sadiq of India, who is in Detroit to expound the doctrines of the Islamic religion. He will deliver a series of lectures in this city.

اور پھر حاضرین کے سوالات کے جوابات دیتے۔ آپ کو مختلف سوسائٹیں اور عیسائی گرجاگھروں سے اسلام احمدیت کے بارے میں

Trying To Make Christian America Mohammedan

Amazing Details of the Movement Now Under Way to Win New Converts to the Faith of Mohammed and Fill Our Cities with Mosques From Whose Towers the Muezzins May Call Millions to Worship Allah As the Koran Teaches

MOSLEM SUNRISE

بات کرنے کی دعوت بھی آتی تھی۔ ان تعلیمی لیکچرز کی رپورٹیں پورے ملک کے پریس میں شائع ہو رہی تھیں۔ تعلیم اور انسانی بہبود کے لیے خدمات کے لیے انھیں شکاگو کی جیفرسن یونیورسٹی (Jefferson University of Chicago) نے ادب میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے بھی نوازا۔ آپؓ پریس کانگریس آف دی ورلڈ (The Press Congress of The World) کے رکن کے طور پر بھی منتخب ہوئے۔

تبلیغ میں مشکلات

15 فروری 1921ء کو آپ نے عیسائی دنیا کو ایک چیلنج دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دے کر اخلاق اور مذہبی رواداری کی اعلیٰ مثال قائم فرمائی تھی ۔ آج میں عیسائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر حوصلہ ہے تو مجھے اپنے گرجا میں نماز پڑھنے کی اجازت دیں مگر پادریوں نے صاف انکار کر دیا۔ (الفضل 25 مارچ 1921ء) پادریوں کے منہ سے انکار کے الفاظ سننا ہی مقصود تھا۔ خُلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تتبع آسان نہیں۔ تائید و نصرت الٰہی کی ہوائیں غلام احمد کے غلام کے ساتھ تھیں جو پیغام درویش احمد پر لے کر تیزی سے چل رہی تھیں۔ اس خبر کو قومی اخبار کے نامہ نگاروں نے خوب پھیلایا۔
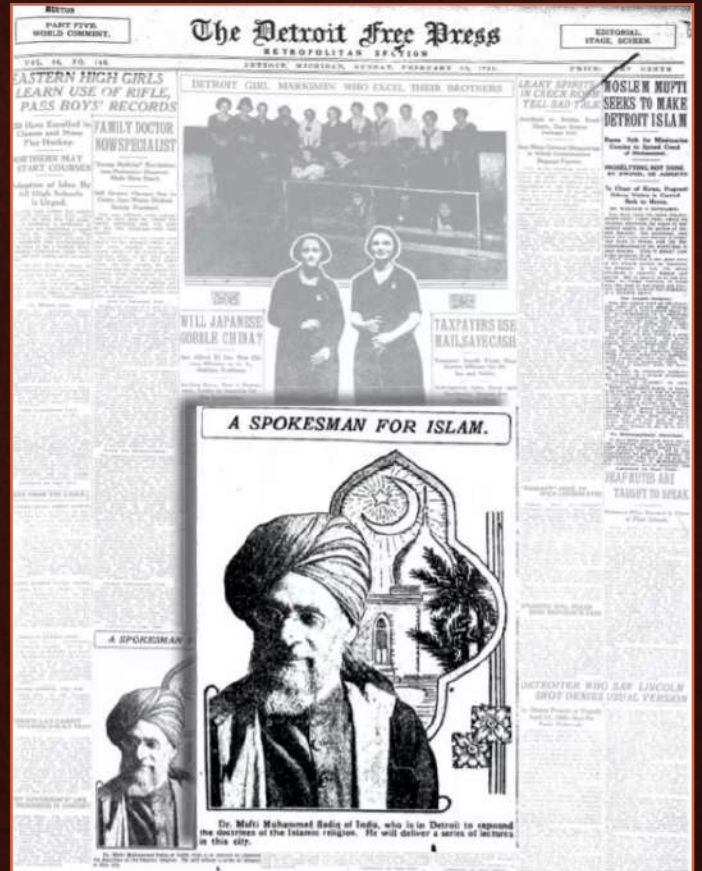
گرجا گھروں میں خطابات کے ذریعے تبلیغ

مفتی صادق نے فرانسیسی بشپ کی دعوت پر معزز شہریوں کے اجتماع پر اسلام کے بارہ میں ایک خطاب دیا۔ سامعین میں سے کسی نے کہا کہ

"We used to send missionaries to India, now India has sent one to America."

(ہم ہندوستان میں مشنری بھیجتے تھے، اب ہندوستان نے ایک کو امریکہ بھیجا ہے۔)

مفتی صادق نے جواب دیا کہ

"India does not need missionaries nor can they be effective there in the presence of a Reformer chosen by God Almighty Himself,"

(ہندوستان کو مشنریوں کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی وہ خود اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ مصلح کی موجودگی میں وہاں کارآمد ہو سکتے ہیں۔)

حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے ذریعے تبلیغ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ایک لیڈی کا خط آیا جس میں وہ لکھتی تھی کہ جب بھی اسے کوئی مشکل پیش آتی تو وہ دعا کرتی اور اس کو ایک آدمی نظر آتا جو اس کی راہنمائی کرتا۔ وہ آدمی مشرق کی طرف کا لگتا اور پگڑی پہنتا۔ تو اس کے جواب میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس کو کچھ تصاویر بھیجیں جس میں سے اس عورت نے حضرت مسیح موعودؑ کو اپنا راہنما قرار دیا۔

امریکہ میں ایک تنہا مشنری

ایک دفعہ حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ نے لیکچر دیا اور بعد میں سوال وجواب کے سیشن کے دوران ایک پادری نے پوچھا:

"What will a lone missionary [of Islam] do in America? We have sent hundreds of missionaries to India."

(اسلام کا اکیلا مشنری امریکہ میں کیا کرے گا؟ ہم نے سینکڑوں مشنری ہندوستان بھیجے ہیں۔)

مفتی صاحب نے اسے سمجھایا:

"Analyze what your scores of priests have done in 100 years by spending billions of rupees and then look at my two years of work. According to the number of your priests, not even one person per missionary came into their hands. But I am a lone [missionary of Islam in America] and the work I have done in just two years has been much more successful, and this is only the impact of the truthfulness of Islam."

"تجزیہ کریں کہ آپ کے پادریوں نے 100 سالوں میں اربوں روپے خرچ کر کے کیا کیا ہے اور پھر میرے دو سال کے کام کو دیکھیں۔ آپ کے پادریوں کی تعداد کے مطابق فی مشنری ایک شخص بھی ان کے ہاتھ میں نہیں آیا۔ لیکن میں اکیلا [امریکہ میں اسلام کا مشنری] ہوں اور جو کام میں نے صرف دو سالوں میں کیا ہے وہ بہت زیادہ کامیاب رہا ہے اور یہ صرف اسلام کی سچائی کا اثر ہے۔"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جس بات کا تذکرہ کیا اس نے اس پادری کو لاجواب کر دیا کیونکہ وہ مفتی صاحب کی کامیابی سے آشنا تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی امریکہ آمد کے محض 3 سال میں آپ کے ذریعے ایک ہزار سے زائد نفوس کو احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مفتی صاحبؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی انہیں کی طرح تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
THE
Moslem Sunrise
4448 WABASH AVE.
CHICAGO, ILL., U. S. A.
No. 1
JANUARY, 1923
Vol. 2
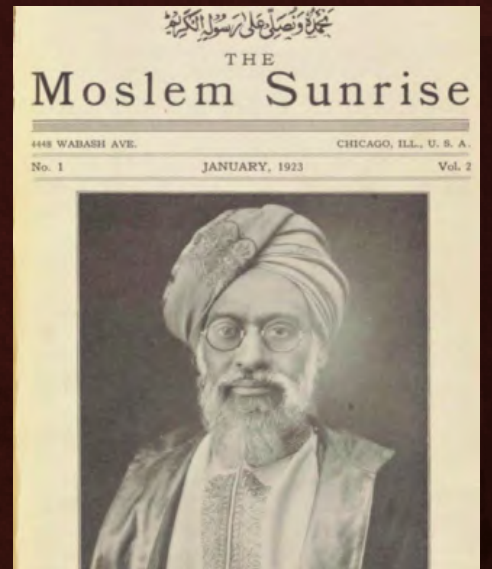
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

کلامِ محمود

معاشرے میں بڑھتی برائیاں

از مولانا ظہیر خان صاحب

سوال جو لوگ خود کو LGBTQ+ گروپس میں سمجھتے ہیں اور جو بظاہر تو عورتوں کی طرح ہیں لیکن خود کو مرد بلوانا پسند کرتے ہیں، ان لوگوں کے ساتھ کس طرح بات کی جانی چاہئیے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 03 اپریل 2023ء میں اس کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور نے فرمایا:۔

جواب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو کسی مقصد کیلئے پیدا کیا ہے۔ اسی لئے فرمایا رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ (آل عمران:192) یعنی اے ہمارے رب! تو نے کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

پس شادی کے بعد مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کا بھی ایک مقصد ہے، جو عفت و پاکدامنی، حفظان صحت، بقائے نسل انسانی اور حصول مؤدت و سکینت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جسمانی اعضاء بھی ایک خاص مقصد کیلئے عطاء فرمائے ہیں۔ کھانا کھانے کیلئے منہ بنایا ہے اب اگر کوئی اس منہ کے ذریعہ گند بلا اور ریت مٹی کھانے لگ جائے تو اسے عقلمند تو نہیں کہا جاسکتا۔

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ہوائی جہاز وغیرہ اڑانے کیلئے ایوی ایشن کے اصول و ضوابط بنے ہوئے ہیں اور گاڑی چلانے کیلئے ٹریفک کے قوانین موجود ہیں۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص سوچے سمجھے بغیر اور کسی قانون کی پابندی کئے بغیر جہاز اڑانے کی کوشش کرے یا اسے سڑکوں پر دوڑانا شروع کر دے۔ اسی طرح کوئی ٹریفک کے قوانین کی پابندی کئے بغیر گاڑی سڑک پر لے آئے۔ پھر دنیا کے سب ممالک نے اپنے اپنے ملکوں میں آنے جانے کیلئے Immigration کے قوانین بنائے ہوئے ہیں۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص ان قوانین کی پابندی کئے بغیر کسی بھی ملک میں داخل ہو جائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو زندگی گزارنے کیلئے کچھ قوانین اور اصول و ضوابط کا پابند بنایا ہے۔ اگر انسان ان قوانین کو توڑے گا تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو گا۔

مذہبی تعلیمات کے مطابق ہم جنس پرستی چونکہ قانون قدرت کی خلاف ورزی ہے، اس لئے اسلام نے اس سے منع فرمایا ہے اور عیسائیت اور یہودیت میں بھی اس کے خلاف تعلیم دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں پھر اس قانون قدرت کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں برائیاں اور بیماریاں بھی پھیلتی ہیں اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ ہم جنس پرست لوگ ایڈز وغیرہ کی بیماری کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جانور بھی اپنی بقائے نسل کیلئے اپنے جوڑے کے ساتھ ہی جنسی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ اس کے مقابل پر انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کہہ کر ساری دنیا کی مخلوق پر ایک فضیلت عطاء فرمائی ہے اگر وہ کسی ایسے طریق پر اپنے جنسی جذبات کا اظہار کرے جس کا کوئی مقصد نہ ہو اور جو فعل اس کی بقائے نسل کا بھی موجب نہ ہو تو پھر وہ اشرف المخلوقات تو کیا ایک عام انسان بلکہ جانوروں سے بھی نچلے درجہ پر چلا

جاتا ہے۔

انسان اگر عقل سے کام لے تو اسے سمجھ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے جنسی اعضاء بھی خاص مقصد کیلئے بنائے ہیں۔ لیکن ہم جنس پرستی کے شکار لوگ صرف شہوت کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ پھر ایک طرف وہ اس برائی میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد بھی ہو، جس کیلئے پھر وہ دوسروں کے بچوں کو Adopt کرتے ہیں۔

اصل میں تو یہ سب دجالی چالیں ہیں جن کے ذریعہ دجال انسان کو اس کی پیدائش کے اصل مقصد سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ ان شیطانی کاموں سے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت انسان کو خدا اور مذہب سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ کسی طریقہ سے انسان کا خدا تعالیٰ پر اعتماد ختم ہو جائے۔

ہم جنس پرستی پیدائشی طور پر کسی انسان میں ودیعت نہیں کی گئی۔ یہ سب غلط سوچیں ہیں۔ اس برائی کے شکار لوگوں میں سے اکثر کو بچپن میں غلط قسم کی فلمیں وغیرہ دیکھ کر یہ گندی عادت پڑ جاتی ہے اور کچھ معاشرہ بھی انہیں خراب کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب سکولوں میں ایسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں تو اس سے بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ Frustration پیدا ہوتی ہے اور بعض بچے اور نوجوان اس برائی میں پڑ جاتے ہیں۔

دنیا میں تو چوری چکاری کرنے والے اور لوٹ گھسوٹ کرنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو بعض اوقات والدین کی غلط تربیت یا معاشرہ کی بُری صحبت کی وجہ سے ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ یہ کہنا شروع کر دیں کہ ان میں یہ برائیاں قدرت نے پیدائشی طور پر رکھ دی ہیں تو کیا ان کا یہ کہنا درست اور بجا ہو گا؟ ہر گز ان کا یہ جواب درست اور قابل قبول نہیں ہو گا۔ پس یہی حال ہم جنس پرستی میں مبتلا لوگوں کا بھی ہے۔

باقی جہاں تک Transgender کی کسی ایسی صورت کا تعلق ہے جس میں کوئی بچہ پیدائشی طور پر کسی جنسی نقص میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ بھی اسی قسم کی ایک بیماری ہے جس طرح کوئی بچہ پیدائشی اندھا یا پیدائشی بہرہ پیدا ہوتا ہے یا پیدائشی طور پر کسی بیماری کا شکار ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جس طرح ہم دوسری بیماریوں کا علاج کرواتے ہیں، اس جنسی بیماری کا بھی علاج ہونا چاہئیے۔

ان برائیوں یا بیماریوں میں مبتلا لوگوں کو ہم اس طرح بُرا نہیں سمجھتے کہ انہیں اپنے سے دور کرنے کیلئے دھتکار دیں۔ بلکہ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے معاشرہ اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی جائز ضروریات کو پورا کرے اور ان کی اصلاح کیلئے مناسب اقدامات کرے۔ ہاں یہ فعل جسے اللہ تعالیٰ نے بُرا کہا ہے وہ ہمارے نزدیک بھی بہر حال بُرا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس بُرائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو سزا بھی دی تھی۔ لٰہذا یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے کئی ہزار سال پہلے ایک قوم کو اس بُرائی کی وجہ سے سزا دی ہو

لیکن آجکل لوگ وہی برائی کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں سزا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس معاملہ میں سزا بھی دی تھی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ ایسے لوگوں کا کیا کرنا ہے۔ لیکن ہماری ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو ان بُرے کاموں میں پڑنے سے بچائیں کیونکہ ہم مذہبی لحاظ سے اس چیز کو بُرا سمجھتے ہیں۔

سوال کیا یہ کہنا درست ہے کہ Transgenderism صرف ایک Mental illness ہے جس کیلئے کسی آپریشن یا طبی مداخلت کی بجائے عمدہ قسم کی Psychological Therapy کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا، اور اسلامی معاشرہ میں ان کی کیا حیثیت تھی۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ام سلمیٰؓ کی اسی طرح کی ایک ملازمہ تھی جس پر حضور ﷺ نے لعنت بھیجی کیونکہ اس نے ایک خاتون کے جسم پر تبصرہ کیا تو حضور کو معلوم ہوا کہ وہ ایک Transgender ہے اور عورتوں کے جسم کی طرف راغب ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 03 ستمبر 2023ء میں اس کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:۔

جواب تخلیق آدم سے لیکر قیامت تک شیطان نے آدم کی اولاد کو بہکانے اور اسے خدا تعالیٰ کے راستہ سے برگشتہ کرنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا ہے، اس کے تحت شیطان مختلف طریقوں سے انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان شیطانی حملوں سے باخبر رکھنے کیلئے ان الفاظ میں انذار فرمایا ہے۔ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا۔ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا۔ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا۔ أُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا۔ (سورۃ النساء: 119 تا 122) یعنی (اس شیطان کو) جسے اللہ نے (اپنی جناب سے) دور کر دیا ہے اور (جس نے یہ) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ہی ایک مقررہ حصہ لوں گا۔ اور انہیں لازماً گمراہ کروں گا اور یقیناً (بڑی بڑی) امیدیں بھی دلاؤں گا اور ان سے باصرار یہ خواہش کروں گا کہ وہ چوپایوں کے کان کاٹیں۔ اسی طرح خواہش کروں گا کہ وہ مخلوق خدا میں تبدیلی کریں اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے، تو (سمجھو کہ) وہ (کھلے) کھلے نقصان میں پڑ گیا۔ وہ (شیطان) انہیں وعدے دیتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے بجز ظاہر فریب باتوں کے (کسی امر کا) وعدہ نہیں کرتا۔ ان لوگوں کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی جگہ کہیں نہیں پائیں گے۔

اس آخری زمانہ میں شیطان نے دجالی قوتوں کا روپ دھار کر انسانوں کو گمراہ کرنے کا طریق اختیار کیا

ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس سے ہر نبی نے اپنے متبعین کو ڈرایا اور آنحضور ﷺ نے اس کے بارہ میں بہت زیادہ انذار فرمایا۔(صحیح بخاری کتاب الفتن بَاب ذِكْرِ الدَّجَّالِ) اور ان شیطانی اور دجالی طاقتوں کے مقابلہ کیلئے اپنے روحانی فرزند اور غلام صادق مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت کی خوشخبری عطاء فرمائی۔ (صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن بَاب قَوْلُهُ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) جس نے اپنی خداداد تائید و نصرت کے ذریعہ دلائل و براہین کے ساتھ ان دجالی قوتوں کا مقابلہ کر کے اسے انشاء اللہ ناکام و نامراد کرنا ہے۔

پس آنحضور ﷺ کے عشق اور آپ کی کامل اتباع کے نتیجہ میں مسیح محمدی کے مقام پر فائز ہونے والے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء نے شیطانی اور دجالی طاقتوں کے مقابلہ کیلئے ہمیں جو دعا اور قلمی جہاد کے ہتھیار عطاء فرمائے ہیں، ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو ان ہتھیاروں سے پوری طرح لیس کر کے ان شیطانی اور دجالی قوتوں کا مقابلہ کر کے خود کو اور اپنی آئندہ نسل کو ان کے حملوں سے محفوظ کریں۔ لیکن اس کیلئے بہت ضروری ہے کہ ہم آپؑ کی دی ہوئی تعلیمات کو حرز جان بنا کر ان پر عمل پیرا ہوں۔

عموماً Transgender کا لفظ پیدائشی جنسی بیماری میں مبتلا افراد کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور ایسے شخص کیلئے بھی بولا جاتا ہے جو اپنی پیدائشی جنس کے برعکس جنس والے جذبات یا کسی اور قسم کی جنس کے جذبات اپنے ذہن میں محسوس کرتا ہو۔ یہ دوسری قسم کی بیماری اگر معاشرتی بے راہ رویوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سوچ اور دماغی خرابی کے نتیجہ میں انسان کے ذہن میں آتی ہے تو یہ بھی غلط ہے اور پھر ایسی سوچ والا شخص جب عملاً اپنی جنس تبدیل کرنا چاہتا ہے تو یہ سب امور اسی انذار کے تحت آئیں گے، جس کا اوپر قرآن کریم کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس قسم کی سوچ اور اس کے نتیجہ میں ایسا عمل مخلوق خدا میں تبدیلی کے مترادف ہے جس کی اسلام نے ہرگز اجازت نہیں دی۔

Transgender چونکہ ایک قسم کی پیدائشی جنسی بیماری یا ذہنی جنسی بیماری ہے، لہٰذا جس طرح ہم دوسری بیماریوں کا علاج کرواتے ہیں، اسی طرح اس بیماری کا بھی علاج ہونا چاہیئے، جس کیلئے کسی طبی طریق یا Psychological Therapy وغیرہ جو بھی فائدہ مند ہو کو اختیار کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

اس بیماری میں مبتلا لوگوں کو ہم اس طرح بُرا نہیں سمجھتے کہ انہیں اپنے سے دور کرنے کیلئے دھتکار دیں، اور ان سے نفرت کریں، اسلام نے ہمیں ہرگز ایسی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے ہر معاشرہ اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ ایسے لوگوں کی جائز ضروریات کو پورا کرے، اگر ان کا علاج ہو سکتا

ہو تو انہیں علاج کی سہولت بہم پہنچائے۔ اس بیماری کی وجہ سے انہیں ہر اس بُرائی میں مبتلا ہونے سے بچانے کی کوشش کرے، جس میں اس بیماری کے شکار افراد کا شیطان کے بہکاوے میں آ کر مبتلا ہونے کا امکان ہو۔ اور ان کی اصلاح کیلئے مناسب اقدامات کرے۔

اس بیماری میں مبتلا افراد اگر کسی ایسی بُرائی میں مبتلا ہوتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے بُرا کہا ہے تو ہمارے نزدیک بھی ان لوگوں کا یہ فعل بہر حال بُرا ہی ہو گا۔ ہم جانتے ہیں کہ اس بُرائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو سزا بھی دی تھی۔ لہٰذا یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے کئی ہزار سال پہلے ایک قوم کو اس بُرائی کی وجہ سے سزا دی ہو لیکن آجکل لوگ وہی برائی کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں سزا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس معاملہ میں سزا بھی دی تھی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ ایسے لوگوں کا کیا کرنا ہے۔ لیکن ہماری ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو ان بُرے کاموں میں پڑنے سے بچائیں کیونکہ ہم مذہبی لحاظ سے اس چیز کو بُرا سمجھتے ہیں۔

باقی آپ نے حدیث کے حوالہ سے جو باتیں لکھی ہیں وہ پوری طرح درست نہیں ہیں۔ اصل حدیث یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ کے ہاں تشریف لائے تو وہاں ایک مخنث کو حضرت ام سلمہؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن ابی امیہؓ سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر اللہ نے کل طائف کو فتح کرا دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا، جو سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ کے چار شکن پڑتے ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ شکن پڑتے ہیں۔ (گویا یہ مخنث ایک دوسری عورت کی جسمانی بناوٹ کا ذکر ایک غیر مرد سے کر کے اس کے جذبات ابھارنے کی کوشش کر رہا تھا)۔ مخنث کی یہ بات سن کر حضور ﷺ نے اپنے گھر والوں کو نصیحت فرمائی کہ تم ایسے لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دیا کرو۔

(بخاری کتاب النکاح بَاب مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ)

اس روایت کے مطابق حضور ﷺ نے اس مخنث پر کوئی لعنت نہیں ڈالی۔ بلکہ چونکہ وہ دوسرے گھروں کی خواتین کی اندرونی اور ان کی جسمانی بناوٹ کی باتوں کی مردوں میں تشہیر کر رہا تھا، جو اسلامی پردہ کی روح کے خلاف ہے اس لئے حضور ﷺ نے اس قسم کی بُری عادتیں رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں آنے سے منع فرما دیا۔ اور اس میں حرج کی کوئی بات نہیں کیونکہ قرآن نے جہاں پردہ کا حکم دیا تھا وہاں عورتوں کو ایسی عورتوں سے بھی پردہ کا حکم دیا ہے، جو گھر کی عورتوں میں کوئی بُرائی پیدا کرنے والی ہوں۔ (سورۃ النور:24) چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النور کی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے

ہیں:۔

أَوْ نِسَآئِهِنَّ سے پتہ لگتاہے کہ بعض عورتوں سے بھی پردہ کرناضروری ہوتاہے۔ہر ملک میں یہ رواج ہے اور ہمارے ملک میں بھی تھا گو اب کم ہو گیاہے کہ بدچلن لوگوں نے آوارہ عورتیں رکھی ہوئی ہوتی ہیں جو گھروں میں جاکر آہستہ آہستہ عورتوں کو ورغلاتی اور انہیں نکال کرلے جاتی ہیں۔اس قسم کی عورتوں کو روکنے کیلئے شریعت نے یہ حکم دیاہے کہ ہر عورت کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہئیے بلکہ وہی عورتیں آئیں جن کے متعلق اس قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔اور ان کے حالات سے پوری واقفیت ہو۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 301)

پس حضور ﷺ نے اس قرآنی حکم کے تحت اسی قسم کی احتیاط کی بناء پر اپنی ازواج مطہرات کو ہدایت فرمائی کہ جو مخنث عورتوں کی اندرونی باتوں کو باہر مردوں میں بیان کرنے کی عادت رکھتا ہو اسے بھی اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دیا کریں۔ حضور ﷺ کا یہ حکم اس مخنث میں پائے جانے والا جسمانی نقص کی بناء پر ہرگز نہیں تھابلکہ اس کی ذہنی بُرائی کی وجہ سے تھا جس کی بناء پر وہ عورتوں کی اندرونی باتوں کو باہر مردوں میں پھیلانے کی عادت رکھتا تھا۔

علاوہ ازیں مخنث کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں، ایک کا جذباتی رجحان مردوں سے مشابہ ہوتا ہے اور دوسری قسم کا رجحان عورتوں سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا روایت سے بظاہر یہی لگتاہے کہ اس مخنث کا جذباتی رجحان مردوں سے مشابہ تھا اسی لئے اس نے ایک عورت کی جسمانی بناوٹ کو بڑی گہرائی سے دیکھا اور اسے بیان کیا، جس پر حضور ﷺ نے اس کی اس بات سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ چونکہ اس مخنث کا جذباتی رجحان مردوں سے مشابہ ہے اس لئے اپنی زوجہ مطہرہ کو اسے اپنے گھر داخل ہونے سے منع فرمادیا۔ لیکن اس کے جسمانی نقص کی وجہ سے اس سے کسی بھی قسم کی نفرت کا اظہار حضور ﷺ ہرگز نہیں فرمایا۔

مشعلِ راہ

اپنے اوقات صحیح طور پر گزارو

خدا تعالیٰ نے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے۔ اب تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور آنے والے خطرات کے لئے تیاری کرو۔ وہ تیاری اس طرح ہو سکتی ہے کہ تم اپنے اوقات کو صحیح رنگ میں گزارو اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرو۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 643)

مثلاً علمی لحاظ سے تبلیغ ہمارا سب سے اہم فرض ہے مگر تبلیغ اچھی طرح تبھی ہو سکتی ہے جب تبلیغ کرنے والے کا عملی نمونہ اعلیٰ درجہ کا ہو۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 393)

موجودہ جنگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا قطعی فیصلہ ہے کہ موجودہ زمانہ کی دنیوی طاقتوں کو جو اسلام سے اختلاف رکھتی ہیں، تلوار سے مٹانا ظاہری سامانوں کے لحاظ سے ناممکن ہے لیکن تبلیغ اور روحانیت سے مٹانا نہ صرف ممکن ہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے موعود بھی ہے۔ اس زمانہ میں اسلحہ جنگ کی کثرت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تلوار جہاں تک اسلام کی ترقی اور غلبہ کا تعلق ہے قطعی طور پر ناکام رہے گی اور تبلیغ کامیاب ہو گی۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 352)

پھر جو نوجوان تبلیغ کے لئے جائیں اور جو اعتراضات ان پر ہوں، وہ ایک رجسٹر میں درج کئے جائیں اور جو خادم باہر سے آئے وہ تمام اعتراضات جو اس پر تبلیغ کے دوران میں ہوں، لکھ کر یا لکھوا کر محلہ کے سیکرٹری کو دے دے جو اسے رجسٹر میں درج کر دے اور تبلیغ کے دوران میں اگر کوئی گنوار سے گنوار شخص بھی کوئی اعتراض کرے تو اس کے اعتراض کو اہم تسلیم کرتے ہوئے اس کا جواب دیا جائے۔ اسے یہ کہہ کر خاموش کرنے کی کوشش نہ کی جائے کہ یہ تو جاہلوں اور بیوقوفوں کا سوال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سچ پر ہمیشہ اعتراض ہوتے ہیں اور سب کے سب خواہ بظاہر معقول نظر آتے ہوں، بیوقوفی پر ہی مبنی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم پر لوگوں نے جو اعتراض کئے اور جن کا اس نے جواب دیا ہے کیا وہ معقول تھے۔ اگر وہ معقول تھے تو پھر ان کا جواب دینے کی کیا ضرورت تھی۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 437)

JOIN ISLAM

EXPLORE
ISLAM
THE WORLD'S FASTEST GROWING RELIGION...

میں تیری تبلیغ کو زمین
کے کناروں تک پہنچاؤں گا

اہم سرگرمیاں

تعلیمی و تربیتی کیمپ

مؤرخہ 22 تا 29 دسمبر 2023

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو مؤرخہ 22 تا 29 دسمبر 2023، سالانہ 17 تعلیمی و تربیتی کیمپ جماعت دہم پیس ولج میں منعقد کرنے کا موقعہ ملا۔ کُل 79 خدام نے کیمپ میں حصہ لیا۔ کیمپ کا آغاز 22 دسمبر بروز جمعہ کو افتتاحی تقریب سے ہوا، جس کی صدارت صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا محترم طاہر احمد صاحب اور مربی امتیاز سرا صاحب نے کی۔ تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو کہ امیر جماعت احمدیہ کینیڈا محترم لال خان ملک صاحب نے کروائی۔

کیمپ کے دوران خدام کو 8 گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا، اور ان 8 گروپس کے مابین تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ یہ مقابلہ جات تلاوت، نظم، فی البدیہہ تقاریر، باسکٹ بال، دوڑ، ڈاج بال، والی بال، فٹ بال اور capture the flag پر مشتمل تھے۔

خدام کے لئے ایک تفصیلی شیڈول تیار کیا گیا تھا جو جامعہ کے طالب علم کے ایک دن کے شیڈول سے مشابہت رکھتا تھا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد طلباء مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے جس کے بعد وہ ناشتہ کرتے اور پھر اسمبلی کے لیے جامعہ آڈیٹوریم میں جمع ہوتے۔ پھر، مربیان خدام کو اسلام کے بنیادی فقہی، نماز باترجمہ، الحاد کا رد اور اسلام کے بنیادی عقائد کے متعلق پڑھاتے۔ اس کے علاوہ، خدام نے خصوصی سرگرمیوں میں حصہ لیا جو ان کی اخوت اور ٹیم ورک کو بڑھانے کا باعث بنیں۔

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد طلباء ظہرانہ کرتے اور پھر ایوان طاہر کھیلوں کے لیے جاتے۔ کھیلوں کے بعد طلباء کو ہاسٹل میں کچھ وقت گزارنے کا موقع ملتا، جس کے بعد عشاء کی نماز اور پھر عشائیہ کا اہتمام ہوتا۔ عشاء کے بعد طلباء کے لیے خصوصی لیکچر ہوتے، جو جماعت کے قابل ذکر مقررین دیتے۔ ان لیکچرز میں طلباء کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا محترم طاہر احمد صاحب، سکریٹری تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا شاہد منصور صاحب اور مربی شارخ

وجواب سے ہوتا۔

کیمپ کی سرگرمیوں میں سے ایک خاص سرگرمی طلباء کا بروز بدھ فیلڈ ٹرپ کے لیے Putting Edge Center جانا تھا، جہاں طلباء نے Mini Golf کھیلی۔ کیمپ کے اختتام پر، طلباء کو جو چیزیں کیمپ کے دوران سکھائی گئی تھیں، ان کا امتحان کی شکل میں جائزہ لیا گیا۔ پورے کیمپ کے دوران طلباء کی نظم و ضبط پر زور دیا گیا اور کیمپ کے آخر میں بہترین طالب علم اور بہترین گروپ کو انعام دیا گیا۔

بہترین طالب علم: فوزان خواجہ (گروپ شجاعت)

بہترین گروپ: امانت

کیمپ کا اختتام بروز اتوار، مؤرخہ 29 دسمبر کو ہوا۔ اختتامی تقریب کی صدارت مکرم مشنری انچارج رشید انور صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا محترم طاہر احمد صاحب نے کی۔ اختتامی تقریب میں انعامات تقسیم کیے گئے اور طلباء کی کیمپ کے دوران کارکردگی کو سراہا گیا۔ آخر میں طلباء کو کیمپ کے متعلق اپنے خیالات اور رائے اظہار کرنے کا موقع ملا۔ مجموعی طور پر، طلباء کیمپ سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ منتظمین اور شاملین کیمپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں اس سے ایک مضبوط تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا
والدین کے ساتھ خصوصی اجلاس

جنوری کے ماہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے ایک خصوصی پروگرام کا آغاز کیا جس کا مقصد والدین کے ساتھ گفتگو کرنا تھا اس پروگرام کو Parent Session کا نام دیا گیا۔ یہ پروگرام مجلس شوریٰ کی ایک تجویز کے بعد کینیڈا بھر میں منعقد کیا گیا۔ اس تجویز میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی تھی کہ جن مشکلوں کا بچے سامنا کرتے ہیں ان کے متعلق والدین کو علم ہونا چاہیے اور ان مشکلوں کے حل کا بھی علم ہونا چاہیے۔

محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا طاہر احمد صاحب نے کینیڈا بھر میں اڈیشنل مہتمم صاحب اور ڈاکٹر خان صاحب کے ہمراہ ان پروگراموں میں شرکت کی۔ ڈاکٹر خان صاحب ایک ماہر نفسیات ہیں اور اس شعبے میں ان کو تیس سال کا تجربہ حاصل ہے۔

500 سے زائد والدین نے ان پروگراموں میں حصہ لیا۔ ان سیشنز میں والدین سے منشیات اور ڈیٹنگ جیسے اہم موضوعات اور دیگر سماجی برائیوں پر بات چیت ہوئی۔

تربیت کی اہمیت اور والدین کا بچے کی پرورش میں اہم کردار کے متعلق تفصیلی بات چیت بھی ہوئی۔ خدام الاحمدیہ کے نقطہ نظر سے بچوں کو مصروف رکھنے کے مختلف منصوبے بھی بتلائے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں معاشرے کے بد اثرات سے محفوظ رکھے اور ہمیں خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مندرجہ ذیل وسائل خدام کی مختلف مشکلات میں سہولت کے لیے فراہم کیے گئے ہیں:

MKAC MENTAL HEALTH HOTLINE: 1888-123-1234 | MARRIAGE.KHUDDAM.CA | KHUDDAM.CA/MENTORSHIP

خصوصی اجلاس: اسلامی روایات کو برقرار رکھنے کی اہمیت

مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک خصوصی اجلاس کا اہتمام کیا جس میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ خدام اپنے بیمار بھائیوں کی باقاعدگی سے تیمارداری کیا کریں اور مرحومین کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کریں۔ مؤرخہ 14 جنوری کو بیت الحمد مسجد میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس تقریب میں 100 سے زائد ممبران نے حصہ لیا۔ خدام کو ان کا فرض یاد دلایا گیا کہ وہ بیمار اور پریشان بھائیوں کی عیادت کریں۔ ایک احمدی مسلمان کی حیثیت سے انسانیت کی خدمت کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور یہ بہترین طریقوں میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ خدام کو جنازے کی خدمات میں حصہ لینے کی ترغیب دی گئی۔ خدام کو مردے کو غصل دینے اور تدفین کے لیے لاش کو تیار کرنے اور اہل خانہ کو تسلی دینے سے لے کر تمام پہلوؤں میں شامل ہونے کی ترغیب دی گئی۔

کینیڈا بھر میں Coffee & Islam کی مہم کا مقصد کینیڈا میں رہنے والے لوگوں کا مسلمانوں کے ساتھ تعلقات بڑھانا اور ان کے ذریعہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیمات سیکھنا ہے۔
مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے اس مہم کا آغاز اسلام کے متعلق خرافات (myths) اور دَ کیانُوسی تصورات (stereotypes) کارد کرنے کے لیے کیا۔ اور اس لیے بھی تا کہ کینیڈا کے لوگوں کو مسلمانوں سے سوال و جواب کرنے کا موقع مل سکے۔
کینیڈا بھر میں 30 سے زائد Coffee & Islam کے پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اور سو (100) سے زائد کینیڈا کی کافی شاپس میں مکالمات ہو رہے ہیں۔
لوگ اپنے آپ کو آسانی سے coffeeandislam.ca پر آنلائن رجسٹر کرتے ہیں اور ان کو ان کے قریبی پروگرام کے متعلق آگاہ کر دیا جاتا ہے۔
کینیڈا بھر میں کوئی بھی coffeeandislam.ca پر جا کر اپنے آپ کو رجسٹر کر سکتا ہے اور 24 گھنٹے کے اندر اندر ان سے رابطہ کر کے ان کو بات چیت کے لیے جگہ اور وقت بتا دی جاتی ہے۔
انہی مکالمات کے ذریعہ سے ہم کینیڈا کے لوگوں کو اسلام کی بنیادی اور حقیقی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہیں۔

مکالمات	آن لائن رجسٹریشنز	مہمان
50+	150+	200+

بیعتیں	پروگرامز
13	30+

الحمدللہ کینیڈا بھر میں خدام نے کئی پروگرام منعقد کیے ہیں۔ اور درج ذیل کچھ باتیں ہیں جو عام طور پر زیر بحث ہوتی ہیں:

+ اسلام اور عیسائیت میں مماثلت
+ اسلام امن پسند ہے یا پر تشدد
+ احمدیہ مسلم جماعت کا مقصد
+ مختلف ثقافتی رسومات
+ مساجد کا تعارف
+ اسلام کی دنیوی طور پر ترقی
+ اسلام میں اخلاقیات اور روحانیت

درج ذیل اس پروگرام کے کچھ اعداد و شمار ہیں:

کینیڈینز تک پیغام پہنچا

1,670,000+

میڈیا انٹرویوز

11

مونٹریال ونیکوور کیلگری اوٹاوا ٹورنٹو

JOIN ISLAM

Become a Muslim

Islam is the world's fastest growing religion. Connect with us now to learn more about Islam and begin your journey towards a life of spirituality, inner peace, and contentment.

جوائن اسلام ویب سائٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے ایک نئی تحریک کا آغاز کیا جس کا نام Join Islam ہے۔ یہ تحریک کینیڈا کے ان لوگوں لئے شروع کی گئی جو اسلام کے بارہ میں مزید علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ joinislam.ca ایک آن لائن ویب سائٹ پلاٹ فارم ہے جو سوشل میڈیا اور آن لائن اشتہارات کا استعمال کرتے ہوئے ان لوگوں کے لئے جو کینیڈا میں مسلمان بننے کے خواہش مند ہیں سب سے بہترین ذریعہ بن رہی ہے۔

کینیڈا میں رہنے والے جو اسلام کی تلاش میں ہیں ان کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اس مبارک تحریک کے ذریعے ہم کینیڈا کے ان لوگوں سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں جنہوں نے مذاہب، اور خاص طور پر مذہب اسلام، ہستی باری تعالیٰ اور روحانی ترقی میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

کتابوں کے تحائف	فون کالز	بیٹھ کر گفتگو	رابطے	لیڈز
23	40	92	310	405

ویب سائٹ ویزیٹرز	بیعتیں
9500	18

LAST DAYS IN PAKISTAN

پاکستان میں آخری ایام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے یو کے رخصت ہونے سے قبل پاکستان میں آخری ایام کے متعلق ایک نہایت ہی عمدہ ڈاکیو منٹری۔
پیشکش: مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا۔ ایم کے اے سٹوڈیو
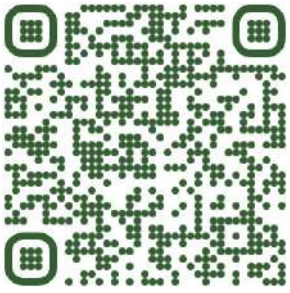
/MUSLIMYOUTHCANADA

مزید دیکھیے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب حال دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔ بعض کو باتوں کا ایسا ڈھنگ ہوتا ہے کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ لیتے ہیں اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں جن سے نااُمیدی ہوتی ہے مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر بہت کچھ امید ہوتی ہے مگر وہ قبول نہیں کرتے اس لیے قول مُوَجّہ کی ضرورت ہے جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد دہم، ایڈیشن 2022، صفحہ 102)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دعاؤں سے کام لو، دعاؤں سے کام لو کہ اس کے بغیر کامیابی یقینی نہیں ہو سکتی، اس کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ ہماری فتح تو ہونی ہی دعاؤں کے ذریعہ سے ہے۔ لیکن ساتھ ہی تبلیغ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ کوشش کے ساتھ دعا ہو تو پھر پھل لگتے ہیں۔ اور دعا کے ساتھ اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنی بھی ضروری ہے۔“

(خطبہ جمعہ 9/ اپریل 2010ء)

پہیلیاں

1. دنیا میں وہ کون سی جگہ ہے جہاں بڑے سے بڑا مفتی بھی نماز نہیں پڑھ سکتا؟

2. اس عمل کو حرام سمجھا جاتا ہے لیکن اسے شراب پینا بھی کہا جاتا ہے۔

3.

جس کے پاؤں تلے آجائیں
اس نے کانوں پر ہاتھ رکھا،

4.

جہاں ایک ہے، دوسرا کون ہے، جہاں 2 ہیں، تیسرا کون
ہے، اور جہاں 3 ہے، چوتھا کون ہے..؟

5.

وہ کیا ہے جو آپ کا ہے لیکن دوسرے اسے
زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

6.

اگر گدھے کا سر ہوا کی طرف ہو تو اس کی
سانس کس طرف ہو گی؟

جوابات اگلے صفحے پر موجود ہیں۔

جوابات : 1.خانہ کعبہ کی چھت 2.غصہ 3.جائے نماز 4. اللّٰہ 5.آپ کا نام 6.زمین کی طرف